

## 259676- نعمتوں کا تذکرہ اور شکر دل، زبان اور اعضا سے ہو گا۔

سوال

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم میں متعدد بار حکم دیتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کو یاد کریں، پھر اللہ تعالیٰ نے متعدد نعمتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے، مثلاً فرمان باری تعالیٰ ہے : {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرِزَ بِنَعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جاءَكُمْ بِنُجُومٍ يَرَى مِنْهُمْ رِيَاحًا وَجَنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِهَا تَعْلَمُونَ تَبَصِّرُوا} ترجمہ : اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جب (کفار کے) لشکر تم پر چڑھ آتے تھے تو ہم نے آندھی اور ایسے لشکر بیچ دئیے جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ [الاحزاب: 9] تو میرا یہ سوال ہے کہ : ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ اسی انداز سے کس طرح کر سکتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے، کیا اس تذکرے کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے بیان کریں، یا محض ان سے نصیحت حاصل کرنا مراد ہے یا کچھ اور مطلوب ہے؟ وضاحت فرمادیں، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمہ قسم کی خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

سائل نے جس آیت کو سوال میں ذکر کیا ہے اس میں حکم صحابہ کرام اور اہل ایمان کو ہے کہ دشمنوں کو نیست و نابود کر کے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا کرم اور فضل فرمایا اسے یاد کریں۔

چنانچہ ابن کثیر رحمہ اللہ کیستے ہیں :

"اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت، فضل، اور بندوں پر ہونے والے احسان کے بارے میں بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو نامراود لونا یا اور انہیں شکست سے دوچار کیا، اس وقت سارے دشمن اتحادی افواج بناؤ کر لکھے ہو کر مسلمانوں پر غزوہ خندق میں حملہ آور ہوتے تھے۔ " ختم شد

"تفسیر ابن کثیر" (6/383)

قرآن کریم میں جماں کہیں بھی نعمت کا تذکرہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دل میں اسے یاد کریں، اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ دل میں اس منظر کو لائیں جب اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت اہل ایمان پر کی تھی، پھر زبان سے اسے یاد کرنا یہ ہے کہ اس کا تذکرہ کریں، اور اعضا سے یاد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس نعمت کو اللہ کی ناراضی کا موجب بننے والے کاموں میں مست استعمال کرے۔

تو نعمت کا ذکر حقیقت میں اس کا شکر ہوتا ہے، اور شکر دل، زبان اور اعضا سے کیا جاتا ہے، چنانچہ یہ نعمتوں اقسام کا شکر ایک دوسرے کی تائید کرتا ہے، اہذا گریہ یہ نعمتوں اقسام کے شکر باہمی تائید نہ کریں تو یہ شکر جھوٹا ہو گا۔

اسی لیے شاعر کرتا ہے :

{أَفَادْتُكُمُ الْعَمَاءُ مُهْنِي مُلَاثِيَّةُ \* يَدِي وَلَسَانِي وَالضَّمِيرُ الْجَبَا}

ترجمہ : تمہیں میری طرف سے تین طرح کی نعمتوں کا فائدہ ہوا، میرا ہاتھ، زبان اور پوشیدہ دل۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان۔ (وَإِذْ كُرِّزَ لِلنَّاسِ بِالْحِكْمَةِ)۔ [آل بقرۃ: 231] کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"اللہ کی نعمت کا ذکر کر دل، زبان اور اعضا سے ہوتا ہے۔ زبان سے ذکر یہ ہو گا کہ آپ کہیں : اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فلاں نعمت کی، یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان : {وَأَنَا نَبْعَثُ رَبُّ الْفُجُورِ} ترجمہ : اور تیرے سے رب کی نعمت کو بیان کر۔ [الضی: 11] لہذا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ کی حمد و شایان کریں، اور کہیں : یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے دولت، یا الہی یا اولاد وغیرہ عطا کی ہے۔

دل سے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ : آپ دل میں اسے یاد کریں، اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا اعتراف کریں۔

اعضا سے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ : آپ اس نعمت کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اطاعت، مجالائیں، اور آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا اثر نظر بھی آتے۔ "ختم شد تفسیر سورت المقرۃ : (3/132)

علامہ ہروی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شکر کے تین مراحل ہیں : نعمت پہچانیں، پھر قبول کریں اور پھر نعمت کنندہ کی ثابتی کریں۔"

ابن قیم رحمہ اللہ علامہ ہروی کی گفتگو کی تشریح بیان کرتے ہیں :

"نعمت کی پہچان : اس طرح ہو گئی کہ ذہن میں اسے لائیں، نعمت کا مشاہدہ کریں اور اسے دوسرا چیزوں سے ممتاز کریں، تو پہچان کا مطلب یہ ہے کہ ذہنی طور پر اسے حاضر کریں۔  
قبول کریں : یعنی نعمت کنندہ ذات سے نعمت وصول کریں اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے اظہار ناتوانی کریں اپنی غربت اور ضرورت اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھیں، اور تسلیم کریں کہ یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے محسن فضل ہے وہ اس کا مستحق بھی نہیں تھا، نہ ہی اس نعمت کے حصول کے لیے اسے کوئی قیمت خرچ کرنی پڑی ہے، بلکہ اس سارے معاملے میں انسان اپنے آپ کو طفیلی [شادی بیاہ کی تقبیبات کے بن بلائے مہمان جو چکے سے کھانے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مترجم] سمجھتا ہے۔ اس شخص کو اپنے آپ کو سارے معاملے میں مفت کا موجی سمجھنا اس نعمت کے حقیقی طور پر قبول کرنے کی علامت ہے۔

نعمت کنندہ کی ثابتی کریں : یعنی جس نے تمیں نعمت سے نوازا ہے اس کی تعریف کریں اور ثابتی کریں، نعمت سے متعلقہ تعریف اور شادوں قسم کی ہے : عام اور خاص :

عام یہ ہے کہ : نعمت کنندہ ذات کو جودو کرم سے متصف سمجھیں، اسے کامل محسن اور خیر خواہ گردانیں، اسے وسیع پیمانے پر عنایتیں کرنے والا سمجھیں۔

خاص یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی نعمت کا زبان سے تذکرہ کریں، اور بتلائیں کہ یہ نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی حاصل ہوئی ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے : (وَأَنَا هُنَّيْرَبُكَ قُرْبَتُ). ترجمہ : اور اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کر۔ [الضی: 11]

آیت کریمہ میں نعمت کا تذکرہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے بارے میں دو اقوال ہیں :

پہلا قول : ہر قسم کی نعمت کا زبان سے تذکرہ کریں اور لوگوں کو اس نعمت کے متعلق بتلائیں، اس میں انسان کا یہ کہنا بھی شامل ہے کہ : اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فلاں فلاں نعمتیں کی ہیں۔ مقاتل رحمہ اللہ کہتے ہیں : اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی جن نعمتوں کا ذکر ہے ان نعمتوں کا شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے تیسی سے نکالا، حق کی جستجو میں رہنمائی فرمائی اور غربت کے بعد تو نجی یعنی عطا کی۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ کرنا بھی شکر میں شامل ہے، جیسے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ : (جس کسی کے ساتھ نیکی کی جائے تو وہ اس کا پبلہ چکا دے، اور اگر پبلہ چکانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو تعریفی کلمات ہی کہہ دے؛ کیونکہ تعریفی کلمات کہنے سے اس کا شکر یہ ادا ہو جائے گا۔ اور اگر اس کی نیکی چھپائے تو یہ کفر ان نعمت ہے، اور جو کسی ایسی خوبی کا دعوے دار بنے جو اس میں نہیں ہے تو وہ بھروسے جیسا ہے۔) [یہ حدیث امام بخاری نے ادب المفرد (215) میں بیان کی ہے، اور اسے البانی نے صحیح فرار دیا ہے۔]

تو اس حدیث میں لوگوں کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں :  
نعمت کا شکر ادا کرنے والا اور نعمت پر تعریفی کلمات کہنے والا۔  
نعمت کا انکار کرنے والا اور نعمت کو پچھانے والا۔

حصول نعمت کا جھوٹا مدعی حالانکہ اس میں وہ خوبی پائی ہی نہیں جاتی، اسی کو بہر پیاسے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایک اور مرغوع اثر میں ہے کہ : (جو تمہاری چیز کا شکر نہیں کرتا وہ زیادہ کا بھی نہیں کرتا۔ اور جو لوگوں کا شکر یہ ادائیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادائیں کرتا۔ اللہ کی نعمت کا تذکرہ کرنا بھی شکر ہے۔ اور تذکرہ نہ کرنا کفر ان نعمت ہے۔ اجتنابیت رحمت ہے اور فرقہ واریت عذاب ہے۔) [اس روایت کو عبد اللہ بن احمد نے زوائد السند (18449) میں بیان کیا ہے اور البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔]

دوسرा موقف : اس سورت کے آخر میں ذکر کی گئی نعمتوں کا تذکرہ کریں جس کا تذکرہ پسلے گزر چکا ہے کہ دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کریں، اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانیں، اور امت کو تعلیم دیں۔ مجاهد کہتے ہیں : اس سے مراد نبوت ہے۔ زجاج کہتے ہیں : اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو جو پیغام رسالت دیا گیا ہے اسے آگے پہنچانیں، اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت دی ہے اسے آگے بیان کریں۔ کلی کہتے ہیں : اس سے مراد قرآن ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ قرآن کی تلاوت کریں۔

صحیح موقف یہ ہے کہ اس میں دونوں قسمیں شامل ہیں؛ کیونکہ ان میں سے ہر ایک ایسی نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اسے بیان کرنے کا کہا گیا ہے۔ نیز اس نعمت کا اظہار کرنا اس کے شکر میں شامل ہے۔ "ختم شد مختصر آمانوواز: "مدارج اساکلین" (2/237)

ابن قیم رحمہ اللہ شکر کے متعلق کہتے ہیں :  
"شکر کی بنیاد تین اراکین پر ہے : دل سے نعمت کا اعتراف کریں، اور اعلانیہ اس نعمت کا تذکرہ کریں، اور پھر اسے اللہ تعالیٰ کی رضا میں خرچ کریں۔" "ختم شد الوابل الصیب" (ص 5)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (125984) کا جواب ملاحظہ کریں۔